بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مکی زندگی اور بیعت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک و تعالیٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسندکردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک بی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکّی زندگی اور بیعت

بیعت اور اس کے معنیٰ بَاعَ ، یَبِیْعُ ، بَیْعٌ معنیٰ ہیں۔کسی کو کتاب دے کر قیمت لینا (بیچنا) یا کسی سے کتاب لے کر قیمت دینا (خریدنا) بَیْعت کا مادہ (ب ی ع) ہے۔ بیعت بَیْعٌ سے مشتق ہے۔ بیعت کے معنیٰ عہد و پیمان۔

جب آدمی امیر کی بیعت کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بیچ دیتا ہے گویا وہ اس بات کا عہد و پیمان کر لیتا ہے کہ وہ امیر کی معروف باتوں میں ہمیشہ اطاعت کرتا رہے گا کبھی نافرمانی نہیں کرے گا۔ باب مفاعلہ سے یہ ماضی مضارع آتے ہیں۔ بایع ، یبایع ، مبایعۃً معنی ہے: باہم عقد بیع کرنا۔ (مصباح اللغات)

پھر "بیعت" کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں:

(۱) اسلام قبول کرتے وقت بیعت کرنا۔

(۲) اسلام قبول کرنے کے بعد سمع و طاعت کی بیعت کرنا۔

(۳) اور تجدیدِ عہد کے لئے بیعت کرنا۔

اب بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت تو ضرور لی ہے لیکن وہ بیعت مدنی زندگی میں لی ہے مکّی زندگی میں بیعت نہیں لی۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّی زندگی میں بیعت لی ہے یا نہیں؟

مکّہ میں حضرت ضمادؓ کا بیعت کرنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

ان ضمادًا قدم مکۃ وکان من ازدشنوءۃ وکان یرقی من ھذہ	ضماد مکہ آئے اور وہ ازدشنوء کے ایک فرد تھے اور وہ آسیب وغیرہ کا علاج کرتے تھے۔

الريح فسمع سفهاء من اهل مكة يقولون ان محمّدًا مجنون فقال لو اني رأيت هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدي قال فلقيه فقال يا محمد اني ارقي من هذه الريح وانّ الله يشفي على يدي مَن شاءَ فهل لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضلّ له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا إله الا الله وحده لا شريك له وان محمدًا عبده ورسوله امّا بعد قال فقال اعد عليّ كلماتك هؤُلاءِ فاعادهنّ عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرّات قال فقال لقد سمعت قول الكهنة و قول الشعراء فما سمعت مثل كلماتك هؤُلاءِ ولقد بلغن ناموس البحر قال فقال هات يدك أبايعك على الاسلام قال فبايعه

انہوں نے اہلِ مکہ کے بے وقوفوں سے سنا کہ وہ کہتے ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہیں۔ حضرت ضماد نے کہا کہ کاش میں اس آدمی کا علاج کروں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ پر اس کو شفا دے دے۔ کہتے ہیں کہ ضماد نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آسیب وغیرہ کا علاج کرتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالےٰ میرے ہاتھ پر جس کو چاہتا ہے شفا دیتا ہے۔ تو کیا آپ کو اس سلسلہ میں کوئی دلچسپی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ ...... اما بعد، کہتے ہیں کہ حضرت ضماد نے کہا: یہ کلمات ایک بار پھر ذرا میرے سامنے پڑھیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ضماد کے سامنے تین بار پڑھے۔ کہتے ہیں۔ پھر حضرت ضماد نے کہا: میں نے کاہنوں کا کلام سنا، جادوگروں کا کلام سنا اور شاعروں کے اشعار سنے مگر میں نے آپ کے ان کلمات کے مثل کسی کا کلام نہیں سنا (ان کلمات کے کیا کہنے) یہ تو سمندر کی تہہ چھو رہے ہیں۔ کہتے ہیں پھر حضرت ضماد نے کہا آپ اپنا ہاتھ لائیے تاکہ

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی قومك قال وعلی قومي ....
(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ ۲/۵۹۳)

میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں. پھر حضرت ضمادؓ نے آپ سے بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور آپ کی قوم کی بیعت؟ تو حضرت ضمادؓ نے کہا میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں ....

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ بے حکومت، بغیر کسی اقتدار کے امام یا امیر بیعت لے سکتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّی زندگی میں بیعت لی جبکہ آپ مغلوب تھے۔ اب وہ حضرات غور کریں جن لوگوں نے بغیر تحقیق کے جماعت المسلمین کو بدنام کرنا شروع کر دیا کہ جناب مسعود احمد صاحبؒ بغیر کسی اقتدار اور بغیر حکومت کے بیعت لیتے ہیں۔ اُن حضرات سے گذارش ہے کہ جماعت المسلمین کا کوئی کام بھی قرآن مجید اور احادیث نبوی کے خلاف نہیں ہوتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں: "یہ بیعت تو اسلام کی بیعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں رہنے والوں سے سمع وطاعت کی۔ بیعت نہیں لی ہاں جب مدینے میں مسلمین کی اتنی تعداد ہو گئی کہ وہاں قوّت وغلبہ کے حالات پیدا ہوئے تو آپ نے ان میں نقیب مقرر کئے اور سمع وطاعت کی بیعت لی اگر سمع وطاعت کی بیعت بغیر حکومت کے لی جا سکتی ہے تو مکہ میں رہنے والے کسی ایک شخص کے بارے میں بھی یہ ثابت کر دیجئے کہ اس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع وطاعت کی بیعت لی وہاں جو بیعت لی گئی اس کا ذکر مسعود احمد صاحب اپنے مقلدین سے کبھی نہیں کرتے۔"

قارئین کرام مندرجہ بالا تحریر کا جائزہ درج ذیل احادیث کی روشنی میں لیجئے اور فیصلہ کیجئے کہ مقلّد کون ہے اور مقلّد کون نہیں ہے۔

سماع وطاعت کی بیعت مکی زندگی میں

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :-

مکث رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر سنین ...... فرحل الیه منا سبعون رجلاً فوعدناه بیعة العقبة فقلنا علام نبایعك فقال علی السمع والطاعة فی النشط والکسل وعلی النفقة فی العسر والیسر وعلی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وعلی ان تنصرونی اذا قدمت علیکم یثرب (اخبار کم جزء ۲ ص۲۰ و فتح الباری شرح صحیح بخاری ۷/۲۲۲ و سنده صحیح۔ السیرة النبویة للامام الحافظ ابی حاتم ص۱۱۸ تا ص۱۲۴، وسنده صحیح ص۲۹، ص۳۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) میں دس سال رہے ...... پھر ہم میں سے ستر آدمیوں نے آپ کی طرف سفر کیا۔ پھر ہم نے آپ سے بیعت العقبہ کا وعدہ کیا۔ پھر ہم نے کہا: آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشی اور ناخوشی میں سننے اور اطاعت کرنے پر، تنگی اور آسانی میں خرچ کرنے پر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر اور اس بات پر کہ جب میں تمہارے پاس یثرب آؤں تو تم میری مدد کرو گے۔

یہ بیعت مکی زندگی میں ہوئی، سماع وطاعت کی بیعت ہوئی۔ بغیر اقتدار اور بغیر حکومت کے ہوئی۔ اس بیعت میں جو نقباء تھے ان کے نام درج ذیل ہیں :-

فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم منهم اثنی عشر نقیباً (کتاب السیرة النبویة واخبار الخلفاء ص۱۲۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ستر آدمیوں میں سے) بارہ نقیب مقرر کئے۔

(۱) بنو مالک بن النجار میں ابو امامہ اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبة بن غنم بن مالک بن النجار کو نقیب بنایا۔

(۲) بنو سلمہ میں البراء بن معرور اور عبداللہ بن عمرو بن حرام ابو جابر بن عبداللہ کو نقیب بنایا۔

(٣) بنوساعدہ میں المنذر بن عمرو بن خنیس اور سعد بن عبادہ بن دُلیم کو نقیب بنایا۔

(٤) بنوزریق بن عامر میں رافع ابن مالک بن العجلان کو نقیب بنایا۔

(٥) بنوالحارث بن الخزرج میں عبداللہ بن رواحہ ابن مالک اور سعد بن الربیع بن عمرو کو نقیب بنایا۔

(٦) القواقل میں عبادہ بن الصامت بن قیس کو نقیب بنایا۔

(٧) بنوعبدالاشہل میں اُسید بن حضیر بن سماک اور ابوالہیثم بن التیہان کو نقیب بنایا۔

(٨) بنوعمرو بن عوف میں سعد بن خیثمۃ بن الحارث کو نقیب بنایا۔ (کتاب السیرۃ النبویۃ و اخبار الخلفاء ص١٢٣)

نوٹ: امام ابو حاتمؒ نے اس کتاب میں تمام روایات صحیح نقل کی ہے۔ جس کی وضاحت انھوں نے اپنی اس کتاب کے شروع میں کردی ہے۔

یہ تمام نقباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں سماع وطاعت کی بیعت لیتے ہوئے مقرر فرمائے تھے۔

(٢) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی المنشط والکسل ...... وعلی ان تنصروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم علینا یثرب۔ (رواہ الحاکم وصححہ ورواہ احمد واسنادہ حسن فتح الباری شرح صحیح بخاری ٧/٢٢٢)	ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی، خوشی اور ناخوشی میں اور یہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس یثرب یعنی مدینہ منورہ تشریف لائیں گے تو ہم آپ کی مدد کریں گے۔

(٣) حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر انصاریوں کی طرف

معه العباس عمه الی السبعين من الانصار عند العقبة فقال له ابوامامة يعنی اسعد بن زرارة سل يا محمد لربك ولنفسك ما شئت ثم اخبرنا مالنا من الثواب قال اسالکم لربي ان تعبدوه ولا تشرکوا به شيئًا واسالکم لنفسي ولاصحابي ان تؤونا وتنصرونا وتمنعونا مما تمنعون منه انفسکم قالوا فما لنا قال الجنة قالوا ذلك لك۔ (اخرجه احمد والطبرانی ورواه البيهقی باسناد قوی...... وفتح الباری ۷/۲۲۲)

عقبہ کے پاس اپنے چچا حضرت عباسؓ کو لے کر نکلے۔ ابوامامہ یعنی اسعد بن زرارہ نے آپ سے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (ہم سے اپنے) رب کے لئے جو چاہیں سوال کریں پھر آپ ہمیں خبر دیں کہ ہمیں کتنا ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے اپنے رب کے لئے سوال کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ ذرہ برابر بھی شرک نہ کرو اور میں تم سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے سوال کرتا ہوں کہ جب ہم مدینہ آئیں) تم ہمیں جگہ دوگے اور ہماری مدد کروگے اور ہماری حمایت کروگے جس طرح تم اپنی حمایت ومدد کرتے ہو۔ انہوں نے کہا: تو ہمارے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "جنت" انہوں نے کہا: پھر تو ہم آپ سے عہد کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اقتدار وحکومت کی عدم موجودگی میں بھی بیعت لیتے رہے۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں ہی اس قسم کی بیعت لی ہے کہ تم ہمیں جگہ دوگے یا مدد کروگے یا سماع وطاعت پر کاربند رہوگے۔ مدینہ منورہ میں آپ نے سماع وطاعت کی بیعت تو صرف سرسری لی تھی ورنہ دیکھا جائے تو آئندہ بے حکومت آنے والے امراء کے سلسلہ میں ہدایت دیتے ہوئے نصیحت کرتے ہوئے اور پھر لوپرا زور دیتے ہوئے سماع وطاعت کی بیعت کو لازم کر دیا کہ جو مسلم کسی امیر یا امام کی بیعت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن ۳/۱۴۷۷)	جو شخص (امیر کی) اطاعت سے منہ موڑے اور جماعت چھوڑ دے پھر (وہ اسی حالت پر) مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔
اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء ۳/۱۴۶۸)	اگر تم پر نکٹا غلام بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہاری قیادت کتاب اللہ کے ذریعہ سے کرے تو (اس کی بات) سنو اور اطاعت کرو۔

ان احادیث میں بھی حکومت اور اقتدار کی قید نہیں لگائی گئی۔

جس کے گلے میں امیر کی بیعت نہیں اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن ۳/۱۴۷۸)	جس شخص نے (امیر کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کریگا کہ اسکے پاس کوئی حجت نہ ہوگی اور جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ اس کی گردن میں (امیر کی) بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

الغرض وہ حضرات جو مکّی زندگی کو بہانہ بنا کر یا حکومت اور اقتدار کو بہانہ بنا کر امیر کی بیعت نہیں کرتے اور امیر کی اطاعت کو فرض نہیں سمجھتے ان احادیث کو پڑھنے کے بعد اب ان کے پاس نہ کوئی بہانہ ہوگا جس کو دلیل بنائیں اور نہ کوئی عذر جس کو وہ پیش کر سکیں۔